سوال

موزوں پر مسح کرنے کےلیے کیا شروط ہیں ، اس کے دلائل کیا ہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

موزوں پر مسح کرنے کی چار شرطیں ہیں :

پہلی شرط :

موزے وضوء کر کے پہنے ہوں ، اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ فرمانا ہے :

"رہنے دو میں نے انہیں وضوء کر کے پہنا تھا "

دوسری شرط :

موزے یا جرابیں پاک ہوں ، اگر نجس ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز نہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ :

"ایک بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو جوتے پہن کر نماز پڑھا رہے تھے ، چنانچہ دوران نماز ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے اتار دیے ، اور صحابہ کرام کو بتایا کہ انہیں جبریل امین علیہ السلام نے بتایا تھا کہ ان کے جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے "

اسے امام احمد نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مسند احمد میں نقل کیا ہے

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس میں نجاست لگی ہوئی ہو اس میں نماز نہیں ہوتی ، اور اس لیے کہ جب نجس چیز پر مسح کیا جائیگا تو مسح کرنے والا گندگی میں ملوث ہوگا ، چنانچہ اس کا مطہر ہونا صحیح نہیں

تیسری شرط :

ان پر مسح حدث اصغر یعنی وضوء ٹوٹنے میں ہوتا ہے ، نہ کہ جنابت میں یا ایسی اشیاء جن سے غسل واجب ہو

اس کی دلیل صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم سفر میں ہوں تو جناب کے بغیر دن رات اور تین تک موزے نہ اتاریں ، لیکن پیشاب پاخانہ اور نیند سے پہنے رکھیں "

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں نقل کیا ہے

چنانچہ حدث اصغر کی شرط لگائی جائیگی، اوراس حدیث کی بنا پر حدث اکبر کی بنا پر مسح کرنا جائز نہیں جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں

چوتھی شرط :

مسح شرعی طور پر محدودوقت میں کیا جائے، جوکہ مقیم کےلیے ایک رات اور دن، اور مسافر کےلیے تین راتیں اورتین دن ہیں

اس کی دلیل علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذيل حدیث ہے :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیم کےلیے ایک دن اوررات، اور مسافر کےلیے تین دن اورتین راتیں مقرر کیں، یعنی موزوں پر مسح کےلیے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے

اور یہ مدت وضوء ٹوٹنے کے بعد مقیم کےلیے پہلے مسح سے شروع ہوکرچوبیس گھنٹے بعد ختم ہوجائیگی، اور مسافر کےلیے پہلے مسح کے بہتر (72) گھنٹوں بعد ختم ہوگی

چنانچہ ہم فرض کریں کہ ایک شخص نے منگل کے روز نماز فجر کےلیے وضوء کیا اوراس نے اس روز پانچوں نمازیں اسی وضوء کے ساتھ ادا کیں، اوربدھ کی رات نماز عشاء کے بعد سوگیا اورپھر بدھ والے دن نماز فجر کےلیے اٹھا اورپانچ بجے مسح کیا تواس کے مسح کی ابتدبدھ کے روز صبح پانچ بجے شمار ہوگی، جوجمعرات کی صبح پانچ بجے تک رہے گی

اوراگر فرض کریں اس نے جمعرات کے دن پانچ بجنے سے قبل مسح کیا تووہ اس مسح کے ساتھ نماز فجر یعنی جمعرات کی نماز فجر ادا کرسکتا ہے، اورجب تک وہ طہارت پر قائم ہے جتنی چاہے نمازادا کرے، کیونکہ اہل علم کے صحیح اور راجح قول کے مطابق مسح کی مدت پوری ہونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا، یہ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کا وقت مقرر نہیں فرمایا، بلکہ مسح کی مدت اوروقت مقرر کیا ہے، چنانچہ جب مدت ختم ہوجائے تو مسح نہیں ہوسکتا، لیکن اگر وہ باوضوء اور طہارت پر قائم ہے تواس کی طہارت باقی رہے گی، کیونکہ یہ طہارت شرعی دلیل کے مقتضی پر باقی اورثابت ہے، اورجوچیز شرعی دلیل سے ثابت ہووہ شرعی دلیل کے بغیر ختم نہیں ہوتی

اورپھر مسح کی مدت ختم ہونے سے طہارت اوروضوء ختم ہونے کی کوئی دلیل نہیں، اوراس لیے بھی کہ اصل بھی یہی ہے کہ اسی پر باقی ہے جس پر تھا، حتی کہ اس کا ختم ہوناثابت ہو جائے

موزوں پر مسح کرنے کی شرطیں یہی ہے، لیکن بعض اہل علم نے اس کے علاوہ بھی کئی ایک شروط ذکر کی ہیں، لیکن ان میں سے بعض میں اختلاف ہے

الاسلام سوال وجواب

9640